Registerd

L. No. 89

نور افشان

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۰) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے - ۸ - مارچ سنہ ۱۹۰۷ع جلد (۳۵)



ایڈیٹوریل دفتر

شمالی ہند میڈیکل سکول مسیحی مستورات کیلئے

یہہ مدرسہ واقعی ہند کی مستورات کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے سینکڑون مستورات زیر علاج ہو کر یہان سے صحت یاب ہو کر نکلتی ہیں بیمارون کے آرام اور آسایش کے لئے کوئی بھی دقیقہ فروگذاشت نہیں رکھا گیا ہے اور پردہ کا بھی ایسا عمدہ انتظام ہے کہ کسی کو بھی حرف گیری کی گنجایش نہیں حال ہی میں ایک شریف زادہ مقیم دہلین واقعہ آئرلیند نے جو ہندوستانی مسیحی عورتون کی میڈیکل تعلیم میں بہت دلچسپی رکھتے ہیں - اس مدرسہ کو ایک مشت عطیہ مبلغ ۱۵۰۰۰ دینے کا وعدہ فرمایا ہے لیکن اس شرط پر کہ آیندہ دوسری نومبر سنہ ۱۹۰۹ع تک مبلغ ۶۰۰۰ کی بڑھتی آمدنی میں اس مدرسہ کو حاصل ہو جاوے - اس ۶۰۰۰ میں سود کی آمدنی جو موجود ہو اور دیگر نئے عطیات بھی شامل کئے جا سکتے ہیں لیکن سرکاری امداد شامل نہ کیجاوے - غرضیکہ جو عطیات اس مدرسہ کو امسال حاصل ہونگے انہیں یہہ عطیہ بھی شامل کر دیا جاویگا بشرطیکہ بیانگی مطلوبہ آمدنی میسر ہو - اس کے علاوہ اس مدرسہ کو ایک خاص عطیہ اس غرض کے لئے دیا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں جو کسی یونیورسٹی کی انٹرنس پاس شدہ ہون اور ہاسپیٹل اسسٹنٹ کے ڈپلیا ہونا چاہتی ہیں ایسے وظائف سے مستفیض ہون جو نہ صرف اُن کے فیس کا بوجھ اُتار دیں بلکہ اُن کی خوراک اور دیگر چھوٹے موٹے اخراجات بھی مہیا کریں - لہذا اطلاعاً گذارش ہے کہ وہ لڑکیاں جو متذکرہ بالا صفات رکھتی ہیں اور تعلیم پانا چاہتی ہیں جلدی اپنی درخواستیں بھیجدیں - مدرسہ کی نئی جماعت آیندہ اپریل سے کھولیگی اور درخواستیں ابھی سے آنی چاہئیں - وظایف کی وہی لڑکیاں مستحق ہونگی جنکے نام کتاب میں پہلی اپریل تک درج ہو جاویں - خط وکتابت وائیس پرنسپل لدھیانہ پنجاب کے نام ہونی چاہئے *

اخبار کانفرنس کہتا ہے کہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جو قومیں آجکل مسیحیت میں گوئے سبقت لے گئی ہیں وہ نہیں جو ابتدائی مسیحی زمانہ میں تہذیب کی اعلیٰ ترین منزل پر پہنچ چکی تھیں - کیا تواریخ اپنی تکرار ہندوستان میں بھی نہ کریگی - ادنیٰ قومیں جب مسیحی ہو جائنگی تو وہ ہندوون اور محمدیون کی بہ نسبت زیادہ جذب کرنے اور موثر ہونے والی ثابت ہونگی - اور یہہ ثبوت کرنے میں کوئی غلطی نہیں ہو سکتی کہ ہندوستانی آیندہ بہبودی کا انحصار انہیں پر ہے - وہ سب کی سب قومیں سیکھتی تو بہت کچھ ہیں مگر بھولتی بہت ہی کم ہیں *

آنریبل ڈبلیو جے براین صاحب جو صوبجات متحدہ امریکہ کی پریسیڈنسی کے امیدوار ہیں مسیحی مذہب کے بارے میں ذیل کی رائے دیتے ہیں - اگر مذہب کا اکیلا مقصد یہہ ہے کہ اُس کے ذریعہ سے انسان آسمان میں پہنچ جائے تو میں مذہب سے یہہ مراد لیتا ہون کہ اُس سے محض یہی مقصد نہیں ہے کہ وہ انسان کو نجات دیکر بہشت میں پہنچادے مگر اس کا مدعا یہہ بھی ہے کہ وہ اُن کو اِس زندگی کی بابت تعلیم دے کہ وہ کیا ہے پھر فرض ہے کہ ہم مسیح اور اُسکی انجیل کو ہر ایک فرد انسان تک پہنچادیں - ہمارے وعظ رشیون کی تمام دانائی اور حکمت سے کہیں بڑھکر ہے - مسیحی مذہب موجودہ اور آیندہ زندگی کا تیقن پیدا کرتا ہے - میں اس مذہب کو تمام بنی آدم تک پہنچا ہوا دیکھنے کا مشتاق ہون *

ایڈیٹوریل و ایڈیٹوریل نوٹس

متی کی انجیل اُس کے تیرھوین باب اور ۳۳ آیت میں مرقوم ہے کہ آسمان کی بادشاہت خمیر کی مانند ہے جسے ایک عورت نے لیکر آٹے کے تین پیمانوں میں ملایا یہانتک کہ وہ سب خمیر ہو گیا۔ اس تمثیل کے لباس میں خداوند مسیح نے ایک آیندہ نقشہ اُس بادشاہت کے پھیل جانے کے بارہ میں دکھایا جسمیں برعکس اس موجودہ تیرہ و تار دنیا کے وہ خیالات اور اخلاق اور جذبات پیدا ہو جاوینگے کہ انسان نفسانفسی اور خودغرضی کی زندگی کو ترک کرکے دوسروں کی خدمت کے لئے راغب ہوگا۔ وہ نہ صرف اپنی ہی ذات سے تعلق رکھیگا۔ بلکہ دوسروں کے ساتھ الفت اور اُنس پیدا کریگا۔ اور بحیثیت مجموعی خصوصیت والی محبت اور اخوت کو چھوڑکر اپنے کل ابنائے جنس کے ساتھ رسوخ اور رابطہ پیدا کریگا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ پیشگوئی ہندوستان کی نسبت روز بروز پوری ہوتی جاتی ہے۔ کیا ہوا اگر کم لوگ اعلانیہ قوم میں سے عیسائی ہوتے ہیں لیکن جب ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ مسیحی خیالات اس ملک میں دونوں ہندو مسلمانوں کے درمیان گھر کرتے جاتے ہیں تو ہمکو مایوس ہونیکی کوئی بھی گنجایش نہیں بلکہ خدا کا شکر کرتے ہیں کہ وہ اپنی ربوبیت اور پروردگاری کے کام کی بدولت روز بروز ہندوستان کو راستہ پر لا رہا ہے۔ آج کل مستورات کی تعلیم پر زور دیا جاتا ہے لوگ محسوس کرنے لگے ہیں کہ قوم کی ترقی اور بہبودی کا باعث بہت کچھہ عورت پر منحصر ہے۔ آیندہ نسلیں اُسکی گود میں برباد یا آباد ہوتی ہیں۔ عورت کی واجب توقیر کرنا مسیحیت نے سکھلایا ہے اس ایشیائی مذہب نے یورپ کا ڈھنگ ہی اپنی بدولت بدل ڈالا اس نے غلامی کے رواج کو یکقلم اٹھا ڈالا۔ کثرت ازدواج کے قبیح دستور کو معدوم کر ڈالا۔ انسانی حقوق و مساوات کو قایم کیا۔ انسانی اخوت اور انس کو بڑھایا اور راستی اور انصاف اور ہمدردی اور خدمت کی روح کو یورپ کی قوموں میں پھونکا۔ ہم ہرگز اپنے رشیوں اور منیوں کو برا نہیں کہینگے وہ ہمارے بزرگ آبا تھے اور اپنے زمانہ میں بڑے مدبر اور بڑے باریک بین اور بڑے فلاسفر ہو گذرے ہیں اُن سے ہمنے بہت کچھہ سیکھا اور بہت کچھ سیکھتے رہینگے لیکن عورت کو جس نگاہ سے مسیحیت نے دیکھا جسکی عملی نظیر یورپ کی قومی تہذیب و تواریخ ہے اُسکی کوئی قومی نظیر ہم اپنے آبائی مذہب کی بدولت یہاں نہیں دیکھتے ہیں۔ لیکن اب نہ صرف اہل ہنود بلکہ اہل اسلام بھی مستورات کی تعلیم کی طرف جھکتے نظر آتے ہیں۔ اخبار مسلم پٹیریٹ میں جو مدراس کا انگریزی اخبار ہے ایک نامہ نگار بتاکید تعلیم نسوان کی ترغیب و تحریص مسلمانوں کو دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ مستورات کو خدا نے عقل بے فائدہ ضایع ہونے کے لئے نہیں عطا کی ہے اور بفرض محال وہ کسی ذہن رسا شخص کی ماں ہوئی تو مُسے اس کی تربیت ثابت نہیں ہوتی عورت کی جہالت کی وجہ سے مسلمانوں میں باضابطہ اور آراستہ گھر استثنائی صورت میں پایا جائے تو پایا جائے ورنہ عموماً نہیں اور پھر یہہ بھی کہتا ہے کہ طریق پردہ عورت کی تعلیم کا مزاحم ہے۔ وہ یہہ تو نہیں کہتا کہ پردہ کا طریق یک قلم اٹھا دیا جائے لیکن بہتر ہوگا اگر لڑکیاں کچھہ زیادہ عمر میں پردہ میں ڈالدی جاوین تاکہ انکی تعلیم میں سہولیت ہو۔ علاوہ بریں عورتوں میں باہمی پردہ کی رسم جو بعض میں رائج ہے بالکل اٹھا دیا جاوے تاکہ مسلمان عورتیں دوسرے فرقوں کی عورتوں سے رسوخ پیدا کریں اور سے موجودہ کشاکشی دور ہوگی اور ان کے دماغ باہمی سے خیالات میں وسعت اختیار کرینگے۔

بمبئی گزٹ میں ایک شخص یوں لکھتا ہے ذات کے بندھن کا اصلی ہندوؤں کے کھانے میں پایا جاتا ہے۔ وہ شخص جو ذات سے خارج کیا جاتا ہے اپنے نوع انسان کے ساتھ کھانے پینے میں شریک نہیں ہو سکتا۔ کھانے پینے کی رسم پیدایش کے وقت شادی کیوقت اور موت کے وقت ادا ہوتی ہے۔ اس کے متعلق خواہ اخراجات کا تحمل ہو سکے یا نہ لیکن رسم کو ادا ہی کرنا پڑتا ہے۔ ایک بنئے نے کمال دلیری کرکے پرانے دستور پر کاری ضرب ماری ہے اس نے اپنے ایک بزرگ کی موت کے وقت کھانے پینے میں روپیہ نہیں اڑایا بلکہ جو روپیہ اس موقع پر خرچ کرنا تھا وہ روپیہ اس نے اپنی ذات کے طالب العلموں کے لئے عطا فرمایا تاکہ انکی تعلیم پوری ہو۔ بلکہ گجراتی ہندوؤں کے کپوے بنیا فرقے نے قطعی فیصلہ کیا ہے کہ موت کے وقت کھانا دینے کی رسم بالکل اٹھا دی جاوے تاکہ ان موقعوں کا روپیہ کسی عمدہ تعلیمی کام میں صرف ہو۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ ہندوستانی حرفتی نمایش جو کلکتہ میں واقع ہوئی اسکی نسبت ایک ہندوستان کی عورت سوشل پہلوؤں کی طرف نظر دوڑا کر یوں طرز ہے کہ گو یہ حرفتی نمایش کفایت شعاری کی خصوصیت رکھتی تھی تاہم وہ میرے خیال میں ایک بڑی سوشل

ثابت ہوئی مثلاً ہندومت میں ذات اور طریق پردہ دو بڑی خصوصیتیں پائی جاتی ہیں گو مدراس اور بمبئی میں پردہ کا رواج نہیں پایا جاتا مشنری صاحبان اور برہمو مشنری برابران دو قبیح دستورات کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے رہے اور اس میں بھی شک نہیں کہ یہہ دستورات قدیم آریہ قوم میں رائج نہیں تھے لیکن اب ہندو مقتنور کا ایسا پابند ہوگیا ہے کہ اس کی قید سے رہا ہونا پسند نہیں کرتا۔ لیکن خوش قسمتی سے آجکل ایسی تاثیروں کا دباؤ ہے جس کے سامنے پرانے دستور دم دبائے نظر آتے ہیں چنانچہ اسی نمائش گاہ میں بعض ایسی جگہیں تھیں جہاں چاہ کا بندوبست تھا اور ہندوستانی ہوٹلین بھی زیر اہتمام پارسی جنٹلمین موجود تھیں ان مین یہہ ایک بڑا عمدہ نظارہ نظر آیا کہ بہت سے ہندو جنٹلمین اور انکی خاتونیں باہمی ملکے خورد و نوش کرتے تھے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ذات کا دستور اڑتا جاتا ہے اور نہ صرف یہہ بلکہ طریق پردہ ہندو خاتونوں میں جنکے درمیان بہت سے زمینداروں کی عورتیں نظر آتیں اٹھتا جاتا ہے ایک وہ زمانہ تھا کہ جب کبھی کوئی نمایش ہوتی تھی اس وقت متمول ہندو کوئی کوئی جگہیں اپنی خاتونوں کے لئے جدا مخصوص کروا لیا کرتے تھے لیکن اس نمائش میں ہندو خاتونین آزادگی سے لوگوں کے درمیان نمایش دیکھتی پھرتیں بلکہ اکثر میں ہر ایک شام کو ایک بڑا انبوہ دیکھنے میں آتا ہے جسمیں زیادہ تعداد عورتوں کی ہوتی ہیں اور مرد کے وہاں جانے کی کسی قسم کی ممانعت نہیں بشرطیکہ وہ کسی خاتون کا ساتھ دیتا ہے پردہ کا نام ونشان نہیں کوئی اسکی ضرورت بھی نہیں سمجھتا اسی مضمون کے ضمن میں آنریبل گوکھلے کے کام کا بھی ذکر کردینا موزون ہوگا۔ انہوں نے ایک سوسایٹی قایم کی ہے جس کا نام نامی سوسایٹی خادمان ہند ہے یہہ سوسایٹی بدایں غرض قایم کی گئی ہے کہ باقاعدہ طور پر کام کرنے کی ضرورت محسوس کرے۔ یہ سوسایٹی ایک خاص قسم کی انجمن ہے جو مذہبی جوش کے ساتھ پبلک زندگی کے بابین مذہبی جوش کے ساتھ کام کرینگے کیونکہ تارک الدنیا ہوکر جو کام انجام پاتا ہے اس کا اثر دیرپا ہوتا ہے۔ اس سوسایٹی کا یہہ مقصد ہے کہ نہ صرف پالٹیکس بلکہ تمام شعبوں مین لوگ تیار کئے جاوین اس سوسایٹی کے واعظ اپنی تمام زندگی اس کام میں صرف کرینگے اور پانچ سال تک تربیت حاصل کرینگے کہ اپنے کو اس کام کی ذمہ داری کے قابل بناوین اس سوسایٹی کے واعظ تمام ہندوستان میں دورہ کرکے اتحاد پیدا کرینگے۔

بروقت داخلہ انکو چند باتون کے واسطے حلف لینا ہوگا۔ اول یہہ کہ انکو اپنے ملک کا خیال مقدم ہوگا۔ اور اپنے ملک کی خدمت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھینگے دوم یہہ کہ وہ اپنے کو صرف ہندوستانی سمجھینگے اور بہ حیثیت ہندو مسلمان عیسائی یا پارسی کوئی کام نہ کرینگے۔ سوم کہ وہ تمام اقوام اور ملتوں کی خاطر کام کرینگے۔ زیادہ تر ان فرقوں کیواسطے کوشش کرینگے جو زوال پذیر ہیں۔ چہارم کہ وہ نج کے طور پر رقم پیدا نہ کرینگے۔ پنجم کسی قسم کا ذاتی تنازعہ پیدا نہ کرینگے۔ یہی وہ آسمانی بادشاہت کے پھیل جانے کی خبر ہے جس کے بارے میں خداوند مسیح نے پیشین گوئی کی ہے اور کون کہہ سکتا ہے کہ آئے دن جون جون ہندوستان کا پایا پلٹا جائیگا توں توں وہ زیادہ مسیح کے نزدیک آتا جائیگا۔

لیڈی منٹو اور لیڈی ریلین اور روبی ۱۶ر مارچ کو بمبئی سے انگلستان روانہ ہونگین اور تمام موسم وہاں ہی رہینگی۔ ہز اکسیلنسی ماہ جون میں واپس ہندوستان تشریف لاویگی۔

مُراسلات

نیشنل مشنری سوسائیٹی

کوئی کہتا ہے۔ مسیحی تعلیم یافتہ نوجوان گریجوایٹ لکھنے کا مادہ ہی نہیں رکھتے۔ کوئی کہتا ہے کہ ایسی نیند سوتے ہیں کہ کروٹ ہی نہیں لیتے۔

لیکن یہہ کوئی نہیں کہتا۔ کہ شاید داد دینے والوں کے میدان میں آنے کے منتظر ہوں۔ یا ڈرتے ہوں کہ طوطی کی نقار خانے میں آواز کے مصداق نہ بنیں حق تو یہ ہے کہ پنجابی مسیحی جماعت میں اس لئے کہ اس کے ممبر معدودے چند ہیں شاباش کی کمی ہے۔ اور ہر ایک اپنی جگہ یہی خیال جمائے بیٹھا ہے۔ کہ پہلے دیگرے نسبت اب سنئے۔ اگر دیر آمدم شیر آمدم شیر۔

مسیحی پرچہ میں نیشنل مشنری سوسایٹی کا نمبر علا نکلا تھا۔ انتظار کشیدن کا سمان رہا پر دو سرا دیکھنے میں نہ آیا۔ اب نور افشان مین کسی صاحب نے عمدہ ریمارکس پیش نظر ناظرین کے کئے ہیں۔ اور ہم نے بھی بغور مطالعہ کیا ہے۔ صاف بات ہے۔ کہ جب کبھی قلم اٹھانے کو جی چاہتا ہے۔ تو ایسی جلدی وہ اعتراض جو فی واقع درست نظر آتے ہوں۔ تحریر میں لانے سے ڈر لگتا ہے۔ کچھ تو اس لئے کہ بیٹے کی کبیل پر لات مارنے کی مثال اور اس کا موقعہ اور محل یاد پڑ جاتا ہے۔ اور کچھ اس لئے کہ کہیں اصحاب ذی فہم ایسا خیال نہ کریں تو بھی یہہ سب کمزوریاں ہیں۔ اور بالآخر جد و جہد کرکے کچھ کہے بغیر رہا نہیں جاتا۔

(۱) ہم نرالے ہماری بات نرالی۔ ہمارے ملک میں گو مسیحی جماعت قایم ہوگئی ہے۔ لیکن وہ ہم پر

روشن ہے۔ جو کچھ ہے۔ بہت چھوٹی ہے۔ اس کے افراد جابجا منتشر پڑے ہیں اور باوجود اس وقت اور سدِراہ کے کوئی ذریعہ اس کے ایک کرنے اور یگانگت بڑھانے کا موجود نہیں۔ قریباً جتنی شنیں ہیں اتنے ہی فرقے ہیں۔ بہت دفعہ دیہاتی مسیحی لوگوں میں اور بعض ناواقف تعلیم یافتہ لوگوں میں چرچ اور مشن دو الفاظ کے ایک ہی معنی لئے جاتے ہیں اور دونوں سے کلیسیا مراد لیجاتی ہے۔

(۲) سوسائیٹی اور تمدن کے لحاظ سے بھی بہت کچھ یہی حال ہے۔ کیونکہ اس کا انحصار بھی خصوصیت سے مذہبی فرقوں پر ہے۔ مسیحی پرچہ میں جو تجاویز مسیحیوں میں اتحاد اور یگانگت بڑھانے کی پیش کی گئی ہیں وہ نہایت ہی باموقعہ اور قابل قدر ہیں۔ اور امید ہے کہ وہ تحریک جلدی عمل میں آئیگی۔

(۳) کسی مجمع اور جماعت۔ سوسائیٹی۔ مذہبی فرقہ کی ترقی کے دو ہی بڑے حصے ہیں۔ اور یہی اخلاقی طور پر ہر ایک آدمی کی زندگی کے پہلو اور فرائض ہیں (ا) ذاتی ترقی (ب) اس کو دوسروں تک پہنچانا۔

کیا ہندوستانی مسیحی جماعت اس قدر ترقی کر چکی ہے۔ کہ اُسے ایک جماعت کہہ سکیں کیا اس کے افراد کی علمی ترقی کما حقہ ہو چکی ہے۔ کیا مسیحی روحانی زندگی میں بحیثیت مجموعی کافی ترقی کر چکے ہیں کیا دینی اور دنیاوی طور پر ہم انہیں ایک جماعت قرار دے سکتے ہیں۔ کیا ہندوستانی مسیحی لوگوں نے اپنے مسیحی عقائد کو اور تبرک اور ضروری رسم رسوم کی ادائیگی کو کسی خاص تعریف پر موضوع کیا ہے۔ اور اگر موضوع نہیں کیا۔ تو کہیں اسکی تحریک یا امنگ ہی پائی جاتی ہے۔ کیا ان لوگوں میں اندرونی کلیسیائی ترتیب اور یگانگت ہے۔ اگر نہیں تو جاننا چاہئے کہ یہ باتیں اندرونی ذاتی ترقی کا معیار ہیں۔ دوسرے درجہ میں پہنچنے کا ابھی وقت نہیں؟

(۴) یاد رہے۔ کہ کوئی یہہ خیال کرے کہ ہم سوسائیٹی کے اور اس کے کام کے مخالف ہیں۔ مسیحی اصول یہہ ہونا چاہئے کہ نیک کام سوچو اور نیک کام کرو۔ اور ہمارا پورا ایمان ہے کہ ایسی سب تحریکات اس وعدہ کے ایفا ہونے کا نشان اور بدیہی بلکہ زندہ ثبوت ہیں کہ خداوند یسوع کا نام دنیا کی حدوں تک پہنچایا جائیگا خداوند کے زندہ نام کام اور کلام اور گناہوں کی معافی کی بشارت کو پھیلانا ہمارا کام ہے۔ پر ابھی ہماری مسیحی جماعت کا دائرہ اس کام کیلئے ذرا محدود ہے۔

(۵) ہمارا مطلب یہ ہے چاہئے کہ مسیحی کام اور کلام میں فضل میں اور روحانیت میں بڑھیں۔ خداوند وہ دن لاوے۔ کہ مسیحی سپاہی ملک ہند میں بھی فتح کا جھنڈا لیکر نکلیں۔ پر ابھی اور بہت سی باتیں جنکی طرف توجہ درکار۔ محنت درکار۔ بزرگان کے علم اور عقل درکار تونگروں کا زر اور زور آوروں کی توانائی ضرور ہے۔

(۶) بہت جگہ ایسی ہیں جہاں مسیحی لوگ موجود ہیں لیکن ان تک روحانی خوراک پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ سارے ہندوستان کے حالات سے ہم واقف نہیں پنجابی ہیں۔ تھوڑے پانی کی مچھلی ہیں۔ چند ایک نام بطور مثال پیش کرتے ہیں کیمل پور۔ میانوالی۔ حصار وغیرہ۔ کئی ایک چھوٹی اور جگہ ہیں۔ جو کسی سے بھولی نہیں

ایسی جگہوں میں دیسی مسیحیوں کے یکجا ہو کر عبادت کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ ایسے ٹریولنگ (Travelling) پاسٹروں جو ایسی جگہوں میں مہینے میں کم از کم ایک دو دفعہ جایا کریں؟

(ب) بعض جگہ یہ صورت ہے کہ کوئی نہ کوئی شخص تو کام کر رہا ہے۔ اور شاید پاسٹر بھی ہے۔ لیکن ایسا عمل ہے۔ کہ مشنری تو مشن احاطہ ہی میں تنظیم اور منیجر صاحب دو تین گھنٹے سکول میں بیٹھ کر اپنے مشنری فرض کو پورا کر لیتے ہیں اور پاسٹر صاحب گرجے کے احاطہ میں سبز قدمی کے بعد لمبی وعظ کرکے سرخرو ہو جاتے ہیں۔ کئی مسیحی نوجوان۔ علم اور دیگر فضائل سے مملو مسیحی سوسائیٹی اور برکات سے خارج رہتے ہیں باعث کچھ یہ بھی ہوتا ہے۔ مزید کارندوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور کچھ یہ بھی کہ مشنری صاحبان بالعموم دیسی مسیحی جوانوں کو جو مشن میں نہیں ہوتے دیندار نہیں سمجھتے اور نہ ہی انکو دیندار بنانا ضروری سمجھتے ہیں ایسا دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ ایک غیر قوم گریجویٹ کے مسیحی ہونے کے وقت جلسے اور شکرانے کے نعرے ہوئے ہیں۔ اور عنقریب ہی ایک ذی عزت تعلیم یافتہ مسیحی اور اس کا خاندان محمدی ہو رہا ہے۔ اور کسی کو خیال تک بھی نہیں۔

عموماً ایسے مسیحی جن کے پاس کوئی روحانی خوراک پہنچانے والا نہیں پہنچا ایسے ہوتے ہیں جو مشن کے ملازم نہیں ہوتے۔ اور کچھ وہ بھی مشنری صاحبان اور اُن کے عملہ اور محکمہ سے کشیدگی کرتے ہیں۔ پر تاہم مذکورہ صورت میں ضرور بڑے کام کا موقعہ ہے اور اس کے لئے مناسب آدمی بہم پہنچانا ایک خاص جماعت اور کمیٹی کا فرض ہونا چاہئے جو اس ابتدائی حالت میں کام اپنے ذمہ لے۔ اور جس کے پاس اس کام کے لئے خاص فنڈ ہووے۔ (باقی آئندہ)

راقم (ج۔ ناظر)

لودیانہ۔ پلیگ غضب ڈھا رہی ہے۔ خدا اپنے بندوں پر رحم کرے۔

"اِصلاح"

گذرے ہفتہ کے اخبار نور افشان میں کسی راقم ایؔن نے نیشنل مشنری سوسائٹی آف انڈیا پر نکتہ چینی کرتے ہوئے۔ اُس کی آمدنی پر بھی نکتہ چینی کی ہے۔ جو صفحہ ۵ کالم سویم سطر پہلی سے یون درج ہے "کہ ہم نے سنا کہ ابتک اِس سوسائٹی نے صرف دو ہزار روپے کے قریب جمع کیا ہے وغیرہ"۔

ہم نکتہ چین ایؔن صاحب کی اور کسی بات کی تردید نہ کرینگے۔ پر اِس بات پر ہمیں بڑا افسوس ورنج ہوا کہ معزز صاحب نے سنی سنائی بات دھو گھسیٹی۔ نہ تحقیق کی اور نہ اخبار "انٹلجنسر" ماہواری کو جو سوسائٹی کے زیر اہتمام شایع ہوتا ہے کسی سے عاریتاً لیکر دیکھا اگر ایک نظر دیکھ لیا ہوتا۔ تو آپ ضرور بجائے دو ہزار کے قریباً ساڑھے تین ہزار ہے (۳۲۸۶ روپیہ - ۴ آنہ) کی رقم لکھکر حاشیہ چڑہاتے۔

یاد رہے کہ یہہ رقم صرف چند مہینون سے ہے۔ شاید سوسائٹی کو اور آمدنی بھی ہوئی ہووے۔ جو علیحدہ ہووے سو اب اوب کے ساتھ ایؔن صاحب کو صلاح ہے کہ آپ آیندہ سوسائٹی پر اگر نکتہ چینی کی نظر رکھتے ہیں تو اُس کے حالات سے پورے طور سے واقف ہووین مناسب یہی ہے کہ اُس کے رسالوں کو بھی مطالعہ فرمایا کرین۔ اگر خود نہیں منگوانے چاہتے تو کسی پڑوسی سے لیوین مطالعہ کے بعد جو نتیجہ چاہیں نکالین مگر سوسائٹی کے لئے دعا کرتے رہیں اور اپنی غلطی کی اصلاح اب کرین۔ گو یہہ بڑا بھاری فرق آپ کے نزدیک نہ ہووے اور اپنا پورا نام بھی درج اخبار کرایا کرین ؂

راقم

بی۔اے

شرف از گورداسپور

ڈائریکٹوری

"پروٹسٹنٹ خادمان دین ہند و پنجاب"

اِس نام کی ایک کتاب بنانے کی تجویز ہو رہی ہے تاکہ رشتہ اتحاد دیسیوں مین بڑھے اور ایک دوسرے کو معلوم ہووے کہ کہان کہان ہماری دیسی بھائی کلیسیاؤں میں خداوند کی خدمت میں لگے ہیں۔

Protestant Missionary Directory.

انگریزوں کے لئے "پروٹسٹنٹ مشنری ڈائریکٹوری" مشن پریس اجمیر سے سال بسال شایع ہوتی ہے اور انکو اس سے بہت سا فائدہ ہے اور آئے دن وہ اپنی ضروریات پورا کرنے کے لئے سامان مہیا کرتے ہیں مگر ہماری بیچارے دیسی مسیحی بھائیوں کا خدا حافظ ہے۔ نہ تو کوئی ایسا ذریعہ نظر آتا ہے نہ ہی کوئی کتاب یا رسالہ ہے۔ جس سے اور نکی ایک دوسرے کو واقفیت ہو سکے۔ اِس لئے عرض ہے کہ برائے مہربانی ہر ایک معزز دیسی بھائی خواہ کسی مشن یا کسی جگہ ہند و پنجاب میں مقیم ہووین تو وہ ازراہ عنایت اِن باتوں کو کارڈ پر لکھکر میری طرف ارسال فرمائین تاکہ اُنھیں مدد ہو جاوے۔ اور فائدہ عام کے لئے تیار ہو سکے۔

رمناو۔ پاسبان۔ خادم الدین صاحبان سب کے لئے یہی سوالات ہیں۔ انکا جواب مطلوب ہی ؂

(۱) کس مشن یا سوسائٹی سے تعلق ہے۔

(۲) کس سیمنری میں تعلیم پائی

(۳) کس سن سے آرڈی نیشن یا تقرر ہوا۔

(۴) اب پاسبان کے عہدے پر ہیں یا دیگر خدمات پر۔

(۵) اگر کسی پربیٹیری کے ساتھ تعلق ہوے تو مہربانی کرکے اُس کا نام۔ اور اُس کے دیگر ممبران کے اسمائے گرامی بھی تحریر فرمادین ؂

(نوٹ اگر نام بدلا ہوا ہووے تو مہربانی کرکے پورا نام بھی تحریر فرمادین۔ دیسی نام اگر پہلے ہو تو اب انگریزی بھی ساتھ ہی تحریر فرمادین) ؂

راقم بی۔اے شرف از گورداسپور

کمشنر بوتھ ٹکر صاحب

صاحب موصوف کے نام نامی سے اکثر ناظرین واقف ہونگے اور جانتے بھی ہونگے کہ صاحب موصوف سالویشن آرمی کے رکن ارکین وخاص الخاصین میں سے ہیں۔ آپ یورپ سے دورہ کرتے ہوئے پنجاب میں تشریف آور ہوئے ماہ جنوری اور فروری کے شروع میں آپنے جا بجا لکچر دیئے اور کثرت سے لوگ انکے سننے کو جمع ہوتے رہے یہان بٹالہ گورداسپور میں بھی بذریعہ میجک لیٹرن کی تصویرون اور موونگ پکچرز کے لیکچر دیئے اور اپنے افسرون کو بھی بہت سے پند ونصائح فرماتے رہے طریقہ کام کا نیا نہ تھا۔ بلکہ وہی مشنری طریقہ جو رایج الوقت ہے آپنے بہت عمدہ طور سے پہلے ایک پتھر کی تصویر شروع ہی میں دکھلائی۔ پہر اِس کے یعنی اِس پتھر سے بنے ہوئی فرشتون کی تصویرین اور ظاہر کیا کہ اسی طرح سے ہمارا مکتی فوج کا کام ہو رہا ہے دوسرے پھر آپنے یکے بعد دیگرے کوئی ایک گھنٹہ بھر مکتی فوج کے متعلق کام اور عمارات وجنرل بوتھ صاحب اور اس کے خاندان اور مختلف ملکون میں جو کام جس طریقہ سے چلاتے ہیں (تصویرین دکھلائیں اور انکا بیان بھی کیا۔ مگر جو کال خداوند یسوع کی پیدایش سے لیکر آسمان پر صعود فرمانے تک کی تصویرون میں تھا وہ نہایت دلچسپ اور موثر تھا۔ ایسی خوبی کے ساتھ اِن تصاویر کو پیش کیا کہ بیان سے باہر ہے عین ہی وہی واقعہ نظر آتے تھے۔ اور قریباً ڈیڑھ گھنٹہ یہ سلسلہ جاری رہا

خاموش انگشت بدندان سنتے رہے۔ اور بعض نے کہا کہ بس اب دیکھ نہیں سکتے۔ یہ اس وقت کا ذکر ہے جب پنطوس پلاطوس کے سامنے یسوع مسیح کی پیشی تھی۔ اور پھر صلیب تک۔ اس موقعہ کا اثر اور نظارہ قابل دید و عبرت بھی تھا۔ اور انہوں نے ہی لطف اٹھایا جو حاضر تھے۔ مسز بوجھہ ٹلکر صاحبہ نے جو اپنی گواہی دی وہ بھی عجیب طرح سے بیان کی اس نے بتلایا کہ مجھے خداوند کی لگن ہے اور میں اُسی کی دھن میں ہوں اسی لئے اس کا ذکر کرونگی۔ اس کی تقریر سے جو دلچسپی حاضرین جلسہ نے ظاہر کی وہ محتاج بیان نہیں ہے بہتوں کو اسکی گواہی سے فائدہ ہوا۔ کاشکہ خدا انکی خدمت کو منظور کرے اور سننے والوں کو نجات حاصل ہووے ؛

راقم بی۔ اے شرف از گورداسپور

"اِعلانْ"

جب ماہ اگست ۱۹۰۹ء کو سیالکوٹ میں کونونشن ہوئی تھی۔ تو ہم دونوں بطور منتظم کار خدمت کرتے تھے۔ اس موقعہ پر جو جو چیزیں کسی کی گم شدہ ملی ان کو دیدی بعد ازاں اسی طرح اور چیزیں بھی مین جو وقتاً فوقتاً مالکان کو دیجاتی رہیں۔ بعض کو نہیں بھی ملین ہونگی اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل اشیا ر گم شدہ نامعلوم کسی کی ہیں تا ہنوز ہمارے پاس موجود ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا مشتہر کر کے التماس کرتے ہیں کہ اگر کسی بھی بھائی و بہن کو معلوم ہووے کہ اس فہرست میں سے فلان فلان چیز اسکی ہی تو بیشک ہمکو لکھکر اپنی چیز یا چیزیں منگوا لیوے یا خود آکرے جاوے یا اور کوئی بندوبست کرے ورنہ ماہ مارچ ۱۹۱۰ء کے اخیر میں سب کچھ فروخت کر کے کونونشن فنڈ میں ڈال دیا جاویگا ؛

فہرست اشیا ر یہہ ہے

انگریزی بائبیل	نیا عہدنامہ فارسی
عام کٹورا	" " اردو
پیالی چینی کی	پنکھے ۴ عدد عام
شیشہ منہ دیکھنے	پنکھا معہ فریل
موزے کی جوڑی رنگدار	دوائی کا کیس
چار عدد چابیاں بید یعنی چابی	موزے کی جوڑی سیاہ
پلیٹیں دو عدد	پنسل
لکڑی کی ڈبیا میں منقل دوائی	ہیئر پن
" " دستہ،	کوٹ چار خانہ
پکابے دو زین کے	کرتا "
پرانی قمیض	رومال ۵ عدد
حتی "	" جالیدار
پاجامہ زین کا نیا	کالر دو
سکی ٹوپی کے پن	انجیل رومن اردو نئی
پرانہ رومال	پاکٹ بک سرخ جلد
تولیہ ۲ عدد	نیلی نکٹائی
ٹوپی پارسی طرز کی	لوہے کا کڑا
پیپر سوپ	ڈبیا ایک دوائی کی
لکڑی کا گز	شطرنج کے سب مہرے

الملتمسان

پادری ڈی آر گارڈن صاحب و } گورداسپور
پادری بی۔ اے شرف پاسبان }

آسٹریلیا کی نوآبادیوں میں سے تین میں ریاست کے مدرسوں میں بائبل کی تعلیم جاری ہے اور لوگ اس سے بڑے مطمئن اور خوش معلوم ہوتے ہیں۔ دیگر تین نوآبادیوں میں دنیاوی تعلیم کا بڑا زور ہے اور اس کے ساتھ ہی طلبار اور عوام میں بڑی بے قراری ہے۔ بائبل کے بغیر انسان کی یہی حالت ہوتی ہے ؛

جناب ایڈیٹر صاحب

تسلیم۔ جناب پادری ایچ۔ یو۔ وائیٹ برنجٹ صاحب چیرمین ڈسٹرکٹ ایم۔ سی امرتسر کی ڈیرہ بابا نانک میں تشریف آوری کے بارے میں براہ نوازش چند سطور درج فرما کر مشکور فرما دیں ؛

سنیچر کے روز تاریخ ۹ فروری ۱۹۱۰ء کو صاحب پولیس ریسٹ ہوس کے بنگلہ پر فروکش ہوئے اور اتوار کی عبادت کیتھی کسٹ ہوس کے ایک خاص کمرہ میں کرائی قریباً ایک سو سے زیادہ مسیحی اشخاص کی جماعت حاضر آئی۔ خداوند کی عبادت سرگرمی کے ساتھ سرہانے کے طور پر ہوئی خصوصاً جبکہ گیت گائے جا رہے تھے کہ

"مین تعریف تیری ہاں کروا خدا، تو مالک میں بندہ تیرا"۔ چندہ ڈسٹرکٹ ایم۔ سی فنڈ کیواسطے ہوا تھا اور جماعت میں سے ۳۵ اشخاص پاک عشا میں شریک تھے ؛

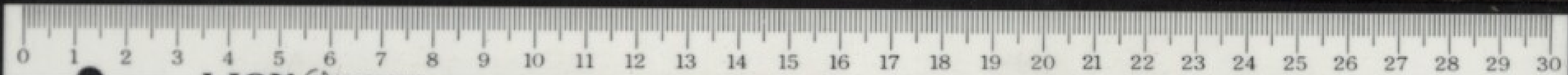
۱۱ تاریخ کو براہ کلانور رحیم آباد جانے کی تیاری صاحب نے ارشاد فرمایا کیونکہ ملونڈی تہالہ کی راہ کرن ندی کی طغیانی کے باعث رحیم آباد پہنچنا محال تھا مگر خداوند کی ایسی مرضی ہوئی کہ اس راستہ سے بھی بارش باران کے باعث رکا گیا۔ معلوم ہوتا ہے دو مسیحی اطفال کو نیا جنم نصیب ہونا تھا جن کا بپتسمہ ڈیرہ ہی پر ہوگیا۔ واہ خداوند کی شان کہ جب ۱۲ تاریخ ماچھیاں میں صاحب بہادر نے قدم رنجہ فرمایا وہاں بھی دو اور مسیحی بچوں کو بپتسمہ دیا یعنے کل ۴ اصطباغ عمل میں آئے۔ ان کے لئے بھائیوں کی دعائیں مطلوب

محبت تو ضرور تھی اور وہ کیوں نہ ہوتی جس حالت میں کہ ہم دونو ایک ہی جگہ پیدا ہوئے اور ایک ہی جگہ پرورش پائی۔ ایک ہی جگہ کھیلے۔ ایک ہی باتیں سیکھیں۔ ایک ہی عبادت خانہ میں عبادت ادا کی اور ایک ہی جگہ جوان ہوئے لیکن اِس محبت میں بمقابلہ اُس کے کہ جو اس شخص کی نسبت ہونی چاہئے کہ جو اپنا خاوند ہو مجھے اپنے خیال کے بموجب شبہ تھا۔ جان خوب صورت اور نیک سیرت لڑکا تو تھا علاوہ اِس کے اور خوبیاں بھی اُسمیں تھیں اگر میں اُس کے ساتھہ شادی کر لیتی تو ممکن تھا کہ میری زندگی کے باقی دن خوشی سے بسر ہو جاتے۔ مگر میرا دل اِس بات کا حامی نہ ہوتا تھا اور یہی پس و پیش کرتا تھا کہ فرض کیا جاوے کہ شادی بھی ہو گئی لیکن ایسے شخص کے ساتھہ کہ جو اُس کتاب کو بالکل نہیں مانتا کہ جسکو میں از حد پیار کرتی اور مانتی ہوں کیونکہ خوشی رہ سکونگی۔ اور جب ہمارے دونوں کے مذہبی خیالاتوں میں فرق ہے تو ہمارے آپس میں کب کامل محبت اور ایک دوسرے پر مضبوط بھروسہ ہو سکتا ہے۔ اور نہ ہمارے درمیان وہ نام کہ جس کو میں سب ناموں سے بزرگ جانتی ہوں لیا جاویگا تو پھر ہم دونو کیوں کر خوشی سے گذارا کر سکتے ہیں۔ مزید براں دوسرا سوال میرے دل میں یہہ گذرا کہ گو ہم خوش بھی رہیں پر میرے واسطے کیا یہہ مناسب ہوگا اور میرے معبود کو یہہ پسند آئیگا کہ میں اُس شخص کے ساتھہ بیاہ کروں جو سچا عیسائی نہ تھا۔ اُسوقت مجھے انجیل کی ایک آیت جو کہ پولوس رسول کے قرنتیوں کے دوسرے خط کے چھٹے باب کی چودھویں آیت میں لکھی ہے یاد آئی۔ "تم بے ایمانوں کے ساتھہ نالائق جوئے میں مت جتو کیونکہ راستی اور ناراستی میں کونسا ساجھا ہے اور روشنی کو تاریکی سے کونسا میل ہے"۔

نتیجہ ایسے بیاہ کا یہہ ہوگا کہ اس شخص کا بھلا تو درکنار رہا میرا ہی بُرا شاید نہ ہو جاوے۔ کیا تعجب کہ میں خود ہی اُسکی باتوں اور سکھاوٹ میں آجاؤں کیونکہ صحبت کا اثر سکھاوٹ سے دہ چند زیادہ اور جلدی مؤثر ہوتا ہے۔ اِس لئے اگرچہ جان کی درخواست کو نامنظور کرنا میرے دل کو سخت صدمہ ہوگا۔ لیکن مجبور تھی کہ کیا کروں کس راستہ کو چنوں آیا جان کا یا مسیح کا کسکی محبت جان کی یا مسیح کی۔ کسکی ناراضگی منظور کروں۔ جان کی جدائی آخر چند روزہ ہوگی یا مسیح کی جس کے باعث سے میری ہمیشہ کی خوشی کا خطرہ ہے۔ اُس وقت مجھے حسب حال اپنے ایک نظم یاد آئی کہ جس سے میرے دل کا حال آشکارا ہوتا تھا۔ ؎ میرا دل قایم ہو گیا ہے اِس بات پہ اے خدا۔ کہ عیسیٰ میرا منجی ہے میرا ابدی حصہ

الغرض بعد قیل و قال اِس طور کے میں نے گھٹنے ٹیک کر خدا کا شکر کیا اسکی رحمت کیواسطے جو اُس نے اپنی روح سے مجھے سیدھا اور صاف راستہ ظاہر کیا جو ہمارے دونوں کیلئے راست تھا۔ دعا سے اٹھہ کر میں نے قلم ہاتھہ میں لیکر جان کی چٹھی کا جواب لکھنا شروع کیا کہ جس کا مضمون یہہ ہے۔

مائی ڈیر جان — میں بیان نہیں کر سکتی کہ تمہاری چٹھی کا جواب دینا مجھے کیسا سخت معلوم دیتا ہے کیونکہ اس میں مجھے تمہاری درخواست کو نامنظور کرنا ضروری ہے میں تہ دل سے شکرگذار ہوں اُن کلمات کی جو تم نے میرے حق میں لکھے ہیں مجھے اِس بات کا کہ تم مجھہ کو عزیز جانتے ہو بخوبی یقین ہے اور نیز یہہ بھی کہ اگر میں تمہاری بیوی بنتی تو تمہاری کوشش ہوتی کہ مجھکو ہر طور سے خوش رکھو۔ مگر افسوس صد افسوس کہ میں اِس امر کو ناممکن سمجھتی ہوں۔ براہ مہربانی اِس کا سبب مجھ سے نہ دریافت کرو کیونکہ



اگرچہ یہہ فرمان صاف اس بارہ میں تھا مگر مینے کوشش کی کہ میں اپنے کو اس سے بری کرون یعنے اس طرح آپنے آپ کو سمجھانے لگی کہ یہہ فرمان میرے اوپر عاید نہیں ہوسکتا کیونکہ جان تو بت پرست نہیں ہے بلکہ عیسائی خاندان مین پیدا ہوا عیسائی بپتسمہ لیا۔ وہ بتوں کے سامنے سر نہیں جھکاتا اوسمیں اور بت پرستون مین تو بڑا فرق ہے۔ آہ۔ اسیوقت میرے ضمیر نے کہا۔ کیا تو کہہ سکتی ہے کہ جان سچا عیسائی ہے؟ یعنے اُس عیلے کو کہ جسکو تو مانتی ہے اپنا بچانیوالا جان کے مانتا ہے؟ نہیں پھر بھلا کیونکر تیری زندگی اس کے ساتھ خوشی سے گذریگی۔ کیا ہمیشہ تیرے دل کی آرزو یہی نرہیگی کہ کاش کہ میرا عزیز شوہر اُس ایمان میں خوش ہوتا کہ جس میں مین رات و دن خوشوقتی کرتی ہون اور اُس ہمیشہ کی زندگی اور جلال کا امیدوار وہ بھی ہوتا کہ جسکی امید میں میں اس دنیا کی تکلیف بلکہ موت کو بھی ہیچ سمجھتی ہون اور کیون نہ وہ بھی اُس حصہ کا وارث ہو کہ جو اُس سے کبھی نہ لیا جائیگا۔ اور ایسے ایسے سوچ واندیشے افسوس اور اشتیاق تجھ کو کبھو کبھو خوش رہنے دینگے۔ زان بعد ایک اور دوسری قسم کے خیال نے مجھکو آگھیرا جو پہلے سے بھی زیادہ اسی امر کا معاون تھا یعنے یہہ کہ کیا عجب اگر میری اس کے ساتھ شادی ہونے سے اسکو فائدہ پہنچے اس طور پر کہ میرا اثر اس کے لئے بھلائی پیدا کرے۔ اسمیں تو شک ذرا بھی نہ تھا کہ وہ مجھ سے محبت رکھتا اور جیسا کہ اُسکی ماں کا مقولہ تھا کہ بچپن میں میری باتوں کا اثر اسپر بہ نسبت اورون کے زیادہ تاثیر کرتا تھا تو کیا عجب کہ اب بھی میرا اثر ویسا ہی ہو۔ پس اگر ایسا ہو سکتا ہے تو کیا میرا فرض نہیں ہے کہ میں اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دوں۔ بائبل میں بھی اس بارہ میں ایک واضح تر آیت ہے جو اسیوقت مجھے یاد ہوئی جو کہ پولوس رسول کے پہلے خط کے ساتوین باب کی سولہوین آیت ہے "اے عورت کیا جانیے تو اپنے خصم کو بچا دے اور اے مرد کیا جانئے تو اپنی جورو کو بچا دے" اس آیت سے صاف عیان ہے کہ جورو کی ذات سے بدین شوہر کو فائدہ پہنچنا ممکن ہے لیکن جب مین نے دوسری آیت اس کے مقابل کی پڑھی تو فی الفور مجھکو یہہ ازظاہر ہوگیا کہ یہہ آیت ایسی جورون سے نسبت رکھتی ہے کہ جو بعد بیاہ کے عیسائی ہوتی ہون اور وہ کسی حالت میں اُن سے جدا نہ ہوسکتی ہون جیسا کہ اقرنتیون کے ساتوین باب کی ۱۴ آیت میں لکھا ہے۔ "کیونکہ بے ایمان خصم اپنی جورو کے سبب سے پاک ہوا اور بے ایمان جورو خصم کے باعث پاک ہوئی ہے نہیں تو تمہارے فرزند ناپاک ہوتے پر اب پاک ہیں پھر اگر بے ایمان آپ کو جدا کرے تو کرے کوئی بھائی بہن ایسی باتون کی قید میں نہیں ہے پر خدا نے مجھکو ملاپ کے لئے بلایا ہے۔ اے عورت تو کیا جانتی ہے وغیرہ وغیرہ"۔

یہہ آئینین ایسے خاوندوں اور عورتون کو کہ جو کسی اور مذہب کے پیرو ہوجاتے ہیں فرضاً بند کرتی ہیں کہ ہرگز ایک دوسرے سے جدا نہ ہون بلکہ اپنی نیک چال چلن گفتگو تحمل اور صبر سے آپسمیں بھلائی کا اثر پیدا کرین۔ مگر اس آیت اور دوسری آیت میں جو کہ منع کرتی تھی کہ "تم بے ایمانون کے ساتھ نالائق جوئے میں مت جتو" بڑا فرق تھا۔ ان سب باتون سے مجھے یقین آگیا کہ مجھے ہرگز اُس شخص کے ساتھ بیاہ کرنا کہ جس کے اور میرے مذہبی خیالاتون میں زمین و آسمان کا فرق ہے مناسب نہیں ہے اور

ہیں اُسی روز صاحب موصوف نے پاپیادہ تلونڈی تالہ کو اپنے شرف ورود سے رونق بخشی اور ایک بڑی مسیحی جماعت کے ساتھ عبادت ہوئی اور بھجن گائے گئے۔ رحیم آباد کے بھائی بھی صاحب کی محبت کے باعث دوڑتے ہانپتے وہاں آگئے اور شرف ملاقات حاصل کیا اور برکت کے کلمات سنے۔ راہ میں ڈیرہ نانک کو واپس جاتے ہوئے کاہان والی میں ایک بھائی کے خاندان کے ساتھ دعا ہوئی؛

۱۳ تاریخ ایش ونزڈے کی عبادت پھر کیتھی کسٹ ہوس کے اُسی کمرہ میں ہوئی کل ۲۰ آدمی حاضر تھے۔ جو رحیم آباد۔ بل۔ ٹھیٹھر کے۔ منگیاں سنگھ پورا اور میگھا سے آئے تھے ان میں سے قریباً ۱۰ آدمی بپتسمہ کے خواستگار تھے مگر ابھی تعلیم کے محتاج ہیں اِس لئے اِنکا بپتسمہ جلدی نہیں ہو سکتا اور ۱۲ آدمی کو کاشتکاری کی ضرورت کے لئے بر موجب چٹھی پادری آر۔ فورس جونس صاحب سپرنٹنڈنگ مشنری بٹالہ کے کلارک آباد کی طرف جانے کے لئے بعد ہدایت ونصیحت ٹکٹ حوالہ کئے گئے۔ خدا اُن کے کام پر برکت بخشے۔ اِس کے بعد صاحب موصوف توکل علی اللہ نارووال جانے کے لئے روانہ ہو گئے بھائیوں نے راوی دریا کے گذر کی طرف جاتے ہوئے قریباً ڈیڑھ میل تک صاحب کا ساتھ دیا شاید وہ گذر ہی تک صاحب کے ساتھ جاتے مگر رحم دل صاحب نے اُنکو آگے جانے سے یہہ فرماکر روکا کہ بھائیو تم نے پنڈوں میں جانا ہے یہیں وداع ہوکر واپس جاؤ مگر دو بھائیوں نے ساتھ نہ ہی چھوڑا چنانچہ صاحب جب کشتی پر سوار ہو بیٹھے اور کشتی چلنے کو ہوئی تو صاحب نے ہنس کر فرمایا کہ اب چلنے کو لنگر اُٹھایا ہے بھائیو تم بھی تشریف لے جاؤ بامر مجبوری ہمکو واپس لوٹنا پڑا۔ کاشکے صاحب کو آخر وقت آپ نارووال کے مشنری صاحب کی طرف سے سواری ملگئی ہو؛

راقم

میر عالم کیتھی کسٹ ڈیرہ نانک

گلدستۂ اخبار

گورداسپور سے ملکی فوج کا ہیڈ کوارٹر امرتسر چلا گیا۔ لفٹنٹ کرنل لودہ بائی اور برگیڈیر دشراد اس بمعہ کلرکوں کے امرتسر متصل اسٹیشن ریلوے مقیم ہوں گے۔ باقی ملکی فوج کا کام اِدھر ہی رہیگا؛

طاعون کا اردگرد دیہات میں بہت زور ہے خاصکر آجکل پٹھان کوٹ میں خدا رحم فرما دے بارشوں کے باعث کثرت سے بیماری بڑھ رہی ہے۔ اور فصلوں کو بھی قدرے نقصان پہنچا؛

پادری عزیز الحق صاحب کو احسن کارگزاری خدمات طاعون کے لئے گھڑی وغیرہ انعام ملا ہے۔ اور آپ ماشاءاللہ چند روز سے ممبر کمیٹی بھی ہیں۔ مبارک

گورداسپور شہر کی صفائی کی حالت بہت ابتر ہے کوئی خاص مقام کوڑہ کے جمع کرنے کا نہیں۔ جس سے لوگوں کو سخت تکلیف اور بیماری کا یہہ حال۔

سیالکوٹ میں پنجاب پریئر یونین کا جلسہ آخری ہفتہ فروری کو شروع ہوا۔

اِس مہینے ۳ نئے سیلف سپورٹ پاسٹروں کا تقرر علاقہ پسرور میں ہوا ہے۔ خدا برکت دیوے۔

کشنر بوتھ ٹکر صاحب نے اپنے کارندوں کو خوب سمجھا دیا ہے کہ وہ سیلف سپورٹ طریقہ پر کام چلاویں

بابو محمد اسمٰعیل جو ریلوے کلرک تھے۔ سب کچھ چھوڑ کر مدراس ترتیگ ہوم سلویشن آرمی میں جا داخل ہوئے خداوند سے دعا ہے کہ وہ اپنے ارادہ پر مستقل رہیں۔

کرنل الکاٹ صاحب کی بجائے اب مسز اینی بیسنٹ تھوصافیکل سوسائیٹی کے سردار لیڈر ہونگی۔

چند سال گذرے ہیں کہ جب جاپان کے میکاڈو کی والدہ صاحبہ کی طبیعت علیل ہوئی تھی تب ۲۲۴ اطبا اُن کے علاج معالجہ کے لئے موجود کئے گئے تھے

وہ خاص کیش جو جرمنی کی ترغیب سے سلطان نے مقرر کی تھی وہ اب فہیم پاشا کی بدعملیوں کی تحقیقات کر رہی ہے۔ پاشا صاحب مذکور کو حکم ہے کہ گھر سے باہر نہ نکلیں؛

نارتھ ویسٹرن ریلوے نے تازہ پھلوں کے بہم پہنچانے کے لئے تیس اور گاڑیوں کا انتظام کیا ہے جو تازہ بتازہ پھل جنگلی تجارت اس لائین پر بڑھتی جاتی ہے ہر مقام میں زود تر پہنچایا کریںگی۔

جاپان کی بورڈ آف وار نے تجویز کی ہے کہ تاقیتسین میں ایک نیول اکیڈمی اور نانکن میں دو جنگ۔ کانٹن۔ اور فوچو میں جہازرانی کے مدارس قایم کئے جاویں جن میں انگریز اور جاپانی استاد تعلیم دیا کرینگے۔

ایک سٹیمر پر جبکہ وہ دریائے ہمبر کے دہانے سے بہت دور بحر شمالی میں تھا آتش فشانی پہاڑ سے لاوا کی بڑی بارش ہوئی جس سے اہل جہاز کے منہ کسی قدر جھلس گئے۔

سر چارلس ریواز صاحب بہادر نے ۶ مارچ کے تیسرے پہر پنجاب کی لفٹنٹ گورنری کا چارج سر ڈینزل ابٹسن صاحب بہادر کو دیدیا۔

پائیونیر کا پشاوری نامہ نگار رپوٹ دیتا ہے کہ ہڈہ ملانوں میں سے ایک ملان طہران کو اِس غرض سے روانہ ہوا ہے کہ مسیحیوں کے اور سلطنت انگریزی

کے خلاف وعظ کرتا پھرے (خالصہ ایڈوکیٹ)

جرمنی آجکل بدھسٹ مشن کا مرکز بن رہا ہے اس مشن کا صدر مقام شہر لائپزگ میں ہے جہان بدھ مت کی کتابوں کا ایک بڑا خاصہ کتب خانہ ہے حال ہی میں بدھ مت پر لیکچر دیئے گئے۔

لندن یونیورسٹی کے حکام نے چینی زبان کو اپنے میٹریکیولیشن امتحان میں ایک اختیاری مضمون قرار دیدیا ہے۔

ہز مجسٹی امیر صاحب جب تک کلکتہ میں مقیم رہے تب تک وہ فریمیسن بنائے گئے۔

سرکار ہندوستان نے سرحدی صوبجات میں پرائمری تعلیم کو وسعت دینے کے لئے چالیس ہزار روپیہ سالانہ کا گرانٹ دینا منظور کر لیا ہے۔

جمیکا ریلیف فنڈ کا کل چندہ ۱۰۴۴۶ روپیہ ۴ر ہے جس میں سے ویسرائے نے ایک ہزار روپیہ اور لارڈ مینگٹن نے ۳۰۰ روپیہ چندہ دیا۔

مہاراجہ سندھیا ماہ آیندہ کی ابتدا میں کلکتہ کی سیر کرنے والے ہیں۔

کلکتہ کی بورڈ آف ریونیو کا ایک ممبر مسٹر کے جی گپتا بنگال کونسل کے ممبر ہوگئے ہیں۔

اغلب ہے کہ ڈیوک آف کناٹ ۷ر ماہ آیندہ کو کلکتہ میں وارد ہونگے۔

امریکہ کی میتھوڈسٹ اپسکوپل کلیسیا فرانس میں مشنری کام شروع کرنا چاہتی ہے۔

سینٹ پیٹرزبرگ کا ایک نامہ نگار ٹائمز کو لکھتا ہے کہ روس، برطانیہ عظمٰے اور جاپان کے درمیان بڑی اطمینان بخش خط و کتابت جاری ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان ہرسہ طاقتوں میں پورا پورا عہد و پیمان ہو جائیگا۔

۱۸ ماہ گذشتہ کو دو دودخانی جہاز ہیلیو پولس اور لنڈا ایک طوفان کے سبب سے برٹش چینل میں ٹکرا گئے اور لنڈا غرق ہوگیا اور اُس کے ۱۹ ملاحوں میں سے چودہ غرقاب ہوگئے۔

۱۲ر فروری کو دی گریٹ ایسٹرن ریلوے کمپنی کا جہاز برلن نامی برباد ہوگیا اور ۱۴۱ آدمی جو اُسپر تھے ڈوب گئے جنمیں سے ۹۱ مسافر تھے۔

۲۰ فروری کی خبر ہے کہ فارس کے ایک شہر سوجبولاک میں ایک جرمنی مشنری قتل اور دوسرا مشنری زخمی ہوگیا۔ سلطنت جرمنی شاہ فارس سے اس کا مطالبہ کر رہی ہے۔

مدراس کی گورنمنٹ نے مدراس کے میٹرنٹی ہسپتال کی توسیع کے لئے ۶۰۸۳۶ روپیہ کی امداد دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

ڈاکٹر سوین ہیڈن جو آجکل تبت کی سیر کر رہے ہیں اپنا تبت کا دورہ ختم کر چکے ہیں اور گیانتسی کو روانہ ہوگئے ہیں۔

شہر نیویارک واقعہ امریکہ میں نئی میٹروپالٹن لائیف انشیورنس عمارت کی بلندی ایک ہزار فٹ ہوگی۔

تھیوصافیکل سوسائیٹی کے پریسیڈنٹ کرنل الکاٹ صاحب ۱۷ فروری کو مدراس میں فوت ہوگئے اور انکی تدفین کے وقت مسز اینی بیسنٹ نے ایک بڑی طول طویل تقریر کی۔

جی۔ آئی۔ پی ریلوے کے سٹیشن بینا پر اَپ پنجاب میل داخل ہوئی ایک شنٹ کرتے ہوئے انجن کے ساتھ جسمین تین مال گاڑیاں لگی ہوئی تھین ٹکرا گئی جس سے تین آدمی فوت اور کئی ایک زخمی ہوگئے۔

آجکل بنگال میں کوئلہ کی کمی کے سبب سے کئی ایک کارخانے بند ہوگئے ہیں۔

امریکہ کی زنانہ اتحادی مشن (وُومنس یونین مشن) کا کام فتح پور ضلع الہ آباد میں بھی شروع ہونے والا ہے۔ الہ آباد کی مس ٹاڈ صاحبہ اُس کو شروع کرینگی۔

سے ٹوٹتے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہیں۔ قیمت تیس گولیون کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصولڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنہ ہے

استحانا نمونہ کی گولیان بلاقیمت دیجاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں فوراً امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت اُن کی آزمائش کرنا چاہیں تو صرف محصولڈاک کیواسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اُسی خط میں دس خواندہ اور بیماروں کے نام وپتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ وضلع ضرور لکھیگا ۔

المشتہر

ڈاکٹر ایس ۔ کے برمن نمبر ۵-۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

ضرورت

ہولی ٹرنیٹی پیرش اسکول لاہور کے لئے ایک ایسے مسیحی ہیڈ ماسٹر کی ضرورت ہے جو جونیر سرٹیفکیٹ یافتہ ہو درخواستیں معہ نقول اسناد ذیل کے پتہ پر آنی چاہئے۔

مسز انگلس صاحبہ ۔ سی ایم ایس لاہور

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ جو دو من اردو اور انگریزی زبانون میں مسیحی کارندون کی خاطر شایع ہوتا ہے اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مبشران انجیل اور کلیسیائی کارندون کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندون کی عملی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں۔ سنڈے سکول اور کرسچین اینڈیور کے کامون کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دیجاتی ہے

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

عام سے		سالانہ
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو	عہ	"
" " پچیس " " "	عہ	"
" " پندرہ " " "	۱۲	"
ادنی ترین نرخ	۱۲	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے۔ درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پادری جی سیگاڈ المونڑہ ملوپی صوبجات

پرسبٹیرین بیواؤن ویتامی کا فنڈ

یہہ فنڈ سنہ ۱۸۴۲ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھہ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۵۰ بیوگان اور خاندانون کو ۵۷ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دیگئی ہے یہہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے۔ اس فنڈ کا نرخ کسی اور اس قسم کے فنڈ سے بہت ارزان ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردون کو پیرسالی میں مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو تیمائی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے۔

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک صاحب ایم اے مینجنگ ڈائرکٹر نولکھا ۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ ۲ ؍
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک " ۲ ؍ " عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی بیجانیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھوان حصہ	۲	عہ	ے
چوتھائی کالم	عہ	ے	حہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	حہ
پورا صفحہ	حہ	حہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ؍ ما بعد کے لئے ۱ ؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریرون کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " " " " " " " معہ محصول عہ
" " آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ۶

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں ہیڈ میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑوال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپے۔ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری فی تولہ ۱۲ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ؛

المشتہر

پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور ان سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی نسخے نہیں اس لئے ہر کسی کے لئے اس کا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے۔

راقم ڈاکٹر ایم۔ بی سانگلی صاحب بہادر ایم ڈی ایس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار میا سنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہے استعمال کیا۔ نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہے اور بینائی کو طاقت بخشتا ہے درحقیقت یہ سرمہ بینائی کو قائم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہے آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی ؛

راقم آنریبل نواب حیات محمد خان بہادر سی۔ ایس سابق ڈویژنل سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند ؛

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میں نے آپکا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہ سرمہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہے میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا۔ اب میری یہ کیفیت ہے کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کر سکتا ہوں +

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یٰسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم لوہارو

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپکے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہے اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہے میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں

راقم رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گراں۔

(۵) میں نے ممیرے کا سرمہ جو سردار میا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا۔ میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جن کی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہے اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے ؛

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔ حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند۔

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ [illegible] سے جمع کیا گیا ہے

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے اڈیٹر و منیجر نور افشاں ساکن پھلور کے لئے لودیانہ مشن سٹیم پریس میں زیر اہتمام دائیلی بلادرس کے چھپا